رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۱۸ اپریل ۱۹۱۳ء | نمبر ۱۵

یہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم وہری صاحب بذریعہ وی۔پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی	ا/	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی		ا/	عقاید اسلامیہ	۱۰/
اُردو کی پہلی کتاب		ا/	سوالات لوقا کی انجیل پر	ایضاً	ا/	ینابیع الاسلام	۸/
اُردو کی دوسری کتاب	۲	۳/	سوالات یوحنا کی انجیل پر	ایضاً	ا/	حیات المسلمین	۸/
اُردو کی تیسری کتاب		۳/	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی		۳/	تحقیق الایمان	۴/
اُردو کی چوتھی کتاب		۴/	گورمکھی قاعدہ		۳ پائی	تواریخ محمدی	۴/
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا		ا/	اِسلام میں مسیح اُردو		۱۰/	تعلیم محمدی	۴/
رومن اُردو کی پہلی کتاب		۲/	خدائے اِسلام		۲/	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲/
رومن اُردو کی دوسری کتاب		۳/	ینابیع القرآن		۳/	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸/
دیہاتی سوال وجواب		۶ پائی	الکفارہ		۰/	سمپردائے	۶ ر ۱۰/
دیہاتی سوال و جواب پنجابی اُردو حروف		۶ پائی	بائبل یا قرآن		۱۰/	ویدوں کی تعلیم	۱۰/
〃 سوال وجواب رومن اُردو		۶ پائی	مسیح ابن اللہ		۲/	حل مشکلات حصہ اول اُردو	۶/
〃 سوال وجواب گورمکھی		۶ پائی	اثمار شیریں		۳/	تحقیق بائبل	۴/
شبد وغزلیں اُردو		ا/	میزان الحق		۴/	طالبان حق	۹/
شبد وغزلیں گورمکھی		ا/	طریق الحیات		۲/	تواریخ بائبل	عہ/
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی		ا/	کشف القرآن		۶/	حیاتِ مسیح	۱۲/

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول- من تصنیف ایڈورڈ اے ٹمنیٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۶ر اردو ۸ر +

صحت جسمی { من تصنیف قاضی میر محمد کونجہی - فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس { من تصنیف عبدالاحد از کاثرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری ہنگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اردو اور رومن میں چھاپی گئی قیمت ۴ر - اردو ۸ر - اور ۱۲ر یہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض { ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر - ۸ر - ۱۲ر - رومن ۶ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں - تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح باوے ہ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اُردو قیمت ۱۰ر +

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری { من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۶ر - فارسی اردو ۴ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداران { یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددگار ہووے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۱۲ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے اُمید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں :-

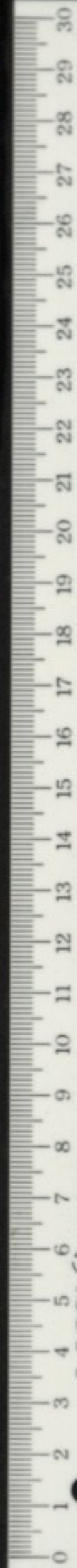
۱- بھگیل سنگھ نمبردار - ۲- اجادی ٹوکری - ۳- سدیپک جیون - ۴- بھرکی ۵- میں رہدا بھرداہاں - ۶- ایک کتی دی کتھا - ۷- ذات ورن - ۸- سیونک کھا گئی +

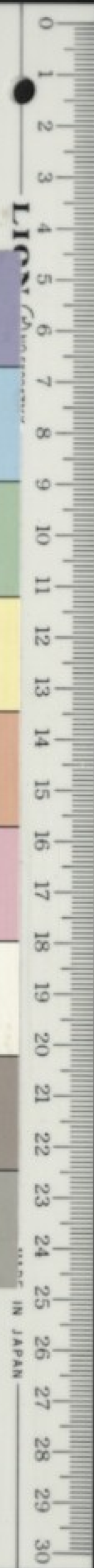
دیگر کتابیں

ابن حور اُردو	۸ر	شعاع نور حصہ اول و دوم	۵ر
راہنسن کروسو	۱۲ر	طیطس رفیق صلیب	۸ر
طلائی شمعدان	۴ر	تحقیق الاسلام حصہ اول	۲ر
مارکو پولو کا سفرنامہ	۸ر	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۲ر
روح سے معمور زندگی	۴ر	القاب مسیح	۴ر
طریق دعا	۴ر	بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴ر

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم - بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴ر +





نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۱۸ اپریل ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

بمبئی کی مل اونرس ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسہ میں چلایا گیا بہتر ہیں بھی سائین مسکوک کئے جائیں۔

صوبجات متحدہ کے اضلاع غازیپور، اعظم گڈہ - بلیہ گورکھپور اور ناؤ میں طاعون ترقی پر ہے۔

عدالت مطالبہ حقیقہ کلکتہ کے قریب ۳۰ بیلیسوں نے سٹرائک کیا جو بیعقوبا جدید ناراض ہیں۔

وی خبر ہے کہ ساحل ماٹی نگروں کا محاصرہ انٹی واری سے دہانہ دریائے ڈرین تک کیا جائیگا۔

لنڈن کے سفیران دول خارجیہ نے بلقانی ریاستوں کی شرائط کے جواب کا مضمون باہم فیصلہ کیا ہے۔

اس جواب میں دول خارجیہ نے اپنی پہلی شرائط پر زور دیا ہے اسکا نتیجہ واضح کیا ہے۔

بلقانی ریاستوں کو تاکید کی ہے کہ اب لڑائی کا جلدیک بند کرنا مناسب ہے طوالت بیکار ہے۔

اب سفارتی حلقوں میں خیال کرتے ہیں کہ امن کی امید زیادہ روشن ہیں پیچیدگی نہ ہوگی۔

بلقانی ریاستوں کی روش بھی امن پسند ہے۔

ماٹی نگرو کا غالبا مالی نامہ دواینگے۔

لنڈن سے وی خبر ہے کہ ماٹی نگرو کے شاہ نکولاس اپنے ارادہ کو چھوڑنا نہیں چاہتے ہیں۔

اگر تمام یورپین طاقتیں دباؤ ڈالینگی تو شاہ موصوف خود حکومت سے دست بردار ہو جائینگے۔

شاہ نکولاس اسکے دست بردار ہونے پر انکا ملک ماٹی نگرو سرویہ کے ساتھ ملحق کیا جائیگا۔

سٹنجی سے وی خبر کہ ماٹی نگرو کے مال کی ارسال کشاورد میں حکام آسٹریہ نے روک دی ہے۔

گورنمنٹ ماٹی نیگرو نے اس بے جا مداخلت کی بابت آسٹریا سے جواب مانگا اور وجہ پوچھی ہے۔

بندوبست فیروزپور کے کنور گمبیر سنگہ قائمقام انڈر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب مقرر کئے گئے۔ سیاہ و کرا

حضور آغا خاں نے تقریبا پانچسو کتابوں کا ایک ذخیرہ علیگڈہ کالج کی لٹن لائبریری کو دیا ہے۔

ایک مقامی نے علیگڈہ کالج کی مسجد پر رنگ اور قلم کاری کے لئے ۸۲۰۰ روپیہ مرحمت کیا ہے۔

لاہور میں موٹر کاروں پر ۳ روپیہ اور موٹر سائکلوں پر ۲ روپیہ کا میونسپل ٹیکس لگایا گیا۔

امریکن صوبوں میں حال کے طوفان بارش سے ۸ کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔ ہزاروں جانیں تلف ہوئی ہیں۔ افسوس

ٹوکیو میں ایروپلین ایکہزار بلندی سے الٹ گیا دونوں جاپانی لیفٹننٹ گر مرے

کیمپ بل نام دخانی جہاز بونو آئرس سے ہندوستان آتا ہے بمتصل کیمپ ٹاؤن تباہ ہو گیا ہے۔

لیفٹننٹ برساٹرو نام فرنچ غبارہ باز اڑھائی ہزار فٹ بلندی سے گر کر مر گیا جو گزشتہ لو

اخبار ڈیلی میل لنڈن نے غبارہ بازی کے مقابلہ اولوالعزمی کیلئے دو انعامات شائع کئے۔

جو شخص غبارہ پر سوار ۲۰ گھنٹہ میں برطانیہ اعظم کا آسمانی طواف کریگا ۵ ہزار روپیہ انعام۔

جو ہوائی جہاز ۷۲ گھنٹہ میں اٹلانٹک عبور کرے گا اسکو ڈیڑہ لاکھ روپیہ دیا جائیگا۔

کلکتہ و بمبئی کے درمیان میل ٹرین سے ۲ ہزار کے نیلم کا بیمہ شدہ پارسل چوری ہو جانے سے خسارہ۔

پنجاب میونسپل شفاخانوں کیلئے کمپونڈروں کی شرح تنخواہ ۱۵ تا ۲۰ روپیہ مقرر کیگئی ہے۔

ایجنٹ ریلوے نے دونوں سررشتوں کے قائمقاموں کو ملاقات کیلئے بلایا کہ شکایات معلوم کریں۔

لنڈن مارچ ۱۷ ٹیڈ ریافوبل سے ٹائمز کو خبر ملی ہے کہ ۱۰ ہزار ترک سپاہ قلعہ کو فتح کرنے کے روز قتل ہوئی اور بلغیریوں کے مقتول بھی بہت تھے۔

اخبار کی بہار

گوالمنڈو میں سخت آتشزدگی سے تین دکانیں جل گئی ہیں مالی نقصان کا تخمینہ دو لاکھ روپیہ کا کیا جاتا ہے۔ تین آدمی بھی بری طرح جھلس گئے۔

گورنمنٹ ہند نے بندرگاہ مدراس کی توسیع کے متعلق پورٹ ٹرسٹ کے چیرمین کی تجویز منظور کر کے اُس کی تکمیل کے لئے پچاس لاکھ روپیہ قرض دینا منظور کر لیا ہے۔ کام ۴ سال میں تیار ہو جائیگا۔ اور قرضہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۵۴ء میں ادا کیا جاویگا۔

انگلستان میں یہ قانون پاس ہو گیا کہ فوجی ضرورت کے وقت ہوائی جہاز زیر اریفیٹ بھی گاڑیوں موٹر کاروں اور ریلوے انجنوں کی طرح بیگار میں لے جا سکتے ہیں۔

جزیرہ جاوا کے گورنمنٹ نے مسٹر فلیس ایک متمول زمیندار کو ہندوستان بھیجا ہے۔ اس نے احاطہ مدراس اور پنجاب میں سے دو لاکھ روپے کے بیل گائے بھینس اور بکری خریدی ہیں یہ سب جانور جہاز میں جاوا جائینگے اور وہاں زمینداروں کو تقسیم کر دیئے جائینگے اور ان سے باقساط قیمت لیجائے گی۔

امریکہ کا ایک مشہور کروڑپتی دولتمند مسٹر پائرپانٹ مارگن کا اٹلی میں انتقال ہو گیا۔ اس شخص نے رفاہ عام میں اور خلق خدا کو فائدہ رسانی کی غرض سے لاکھوں روپے خرچ کئے۔

مدراس میں انتظام ہو رہا ہے کہ کم سن بیواؤں کو تعلیم دیجاوے تاکہ وہ ان سکولوں میں کام کر سکیں جو کثرت کے ساتھ وہاں کھلنے والے ہیں۔

لکھنؤ ٹیننگ سکول کا کام امسال نومبر مہینے میں شروع ہوگا اور پانچ مہینے جاری رہیگا۔ دی گریڈ صاحب ٹمر کے پرنسپل ہونگے

لکھنؤ کے بشپ وائسکوٹ صاحب نے بتاریخ سولہویں مارچ آگرہ کے سینٹ جان گرجہ گھر میں مسٹر دینا ناتھ بی۔ اے کو۔ ڈیکن کے عہدے پر مخصوص کیا۔ اور اعظم گڑھ کے مسٹر کمرجی۔ بی۔ اے کو پریسبٹر کے عہدے پر سرفراز کیا۔ مسٹر دینا ناتھ سینٹ جان آگرہ میں اُستاد ہیں اور دہلی کے سینٹ سٹیفن سکول ایس۔ پی۔ جی کے پچھلے ہیڈماسٹر کے دوسرے فرزند ہیں۔ دس پادری صاحبان حاضر تھے۔ خدا ان صاحبان کو برکت بخشے تاکہ ان کی خدمت سے بہت لوگ مسیح پر ایمان لاویں۔ اور بچ جاویں

میلیسی ٹُونیاں اور حتربس میں لوگوں کی حالت بہت تبدیل ہوئی ہے۔ جو ملیتیوں کی وادی میں عجیب طور کی تبدیلی دیکھنے میں آرہی ہے۔ اور گرد سے گرد لوگ بپتسمہ لے رہے ہیں اور ہر طور سے ان کی دنیاوی حالت اور برتاؤ میں تبدیلی ہے۔ صرف ۲۰ برس ہوئے کہ سینکڑوں مسیحی قتل ہوئے۔ لیکن اب ۱۲،۰۰۰ اس ایک وادی میں مسیح پر ایمان لائے ہیں۔ عبادتیں برابر ہوتی ہیں اور سب شوق سے شریک ہوتے ہیں۔

اپریل کی پہلی کو شہنشاہ جارج نے امریکہ کے پریذیڈنٹ کو تار دیا اور کہا کہ اُن کے جان و مال کے ضائع ہونے سے انگلستان کو بہت نقصان ہوا ہے۔ پریذیڈنٹ صاحب نے اس کے جواب میں بادشاہ سلامت کا شکریہ ادا کیا۔

پریذیڈنٹ ولسن نے کل امریکہ کو اپیل کی ہے کہ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کریں۔ ہزاروں لوگ بے گھر بار کے ہیں۔ اور کوسوں تک کھیت وغیرہ جاتے رہے ہیں۔ جن میں فصل کی اُمید نہیں ہے۔

صوفیہ سے ۲ اپریل کا تار ہے کہ دول نے بلقانیوں کو ایک اور تازہ خطوط بھیجکر اصرار کیا ہے کہ وہ انیوس سے مڈیا تک کی سرحدی لائن منظور کریں۔ اور تمام مالی مسائل تصفیہ ایک ٹیکنیکل کمیشن پر چھوڑ دیا جائے۔ جو پیرس میں منعقد ہو۔

ہم نے بڑی خوشی سے اس خبر کو معلوم کیا کہ ہز آنر لیفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب نے اپنی گورنمنٹ کے گرمائی صدر مقام کو جانے سے پیشتر ایک پروونشل سینٹری کانفرنس کے انعقاد کی تجویز منظور فرمائی ہے۔ جو گزشتہ سینٹری اینڈ ملیریا کانفرنس مدراس کی تحریکوں کا اثر ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ہماری پروونشل سینٹری کانفرنس میں حفظان صحت کے مسئلہ پر کافی غور و خوض ہوکر مفید مطلب اور ضروری تجاویز وقت اسیر اپیس کیجائینگی۔

یوروپین طاقتوں نے درمیان میں پڑکر صلح کرانے کا کام اپنے ذمے لیا ہے۔ ریاستہائے بلقان نے بھی بعض شرائط کے آگے سر جھکا دیا ہے۔

اندیشہ کیا جاتا ہے کہ آسٹریا اور مانٹینگرو کے درمیان جنگ نہ چھڑ جائے۔ کیونکہ آسٹریا نے موخر الذکر کی سرحد پر نمائشی جنگ کرکے اسے چڑانا شروع کیا ہوا ہے۔

ورہ کوہاٹ میں جو لوگ بندوقیں بناتے ہیں وہ پنجابی مستریوں سے کہیں اچھا ہے۔

برٹش کی گورہ فوج آمنی ۲ لاکھ ۹۹ ہزار کے اور ہے ہندوستان میں قریب ۷۶ ہزار ہے۔

رنگون کے ویر ہٹ میں ۱۰ کی صبح کو ایک سو گھر آگ سے جلگئے۔ نقصان ۳ دو یم لاکھ کا ہوا۔

میدان بمبئی میں مسٹر جسٹس رناڈے مرحوم کا بت ہز آنر چیف جسٹس بہادر نے افتتاح فرمایا۔

یہ بت ایک مرہٹہ کاریگر نے مسٹر مانترے نے طیار کیا ہے ۲۰،۰۰۰ روپیہ عام چندہ سے جمع ہوا تھا۔

صوفیہ سے اسی تاریخ کا تار ہے کہ بحری مظاہرہ کے ذریعہ دول مربیانہ حیثیت سے بلقانیوں کو تخفیف کرنا چاہتے ہیں جس سے بلقانی اپنے اتحاد میں اور بھی راسخ ہو جائینگے۔

لنڈن سے ۳ اپریل کا تار تھا کہ بلغاری سرحد کے متعلق دول یورپ ترکی اور بلغاریہ کے درمیان بخیر کاری طور پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔

یورپ کے اور بادشاہوں نے بھی امریکہ کے پریذیڈنٹ کو ہمدردی کے تار دیئے ہیں۔ اور انہوں نے شکریہ ادا کیا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۱۶

جب بنی اسرائیل کا ۴۰ برس کا سفر پورا ہونے کو تھا خدا کا بندہ موسےٰ جو ان کا اس تمام سفر میں پیشوا اور رہبر تھا بیابان ہی میں جاں بحق ہو گیا۔ وہ ایک پہاڑ پر اس کی قبر ہوئی لیکن چونکہ وہ ایک بہت بڑا بزرگ اور قابل تعظیم سمجھا جاتا تھا جس کا چہرہ آفتاب کی طرح چمکتا تھا جس کی طرف بنی اسرائیل دیکھنے کی تاب نہ رکھتے تھے۔ اگر ان کو اس کی قبر معلوم ہوتی تو وہ اس کو شاید مقبرہ یا خانقاہ بنا کر پوجنے لگتے۔ اس لئے توریت میں لکھا ہے کہ موسےٰ کو خدا نے دفنایا اور آج کے دن تک اس کی قبر کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اس بزرگ کے بعد ان کا رہبر یشوع ہوا جس نے ان کو اس ملک میں پہونچایا۔ موسےٰ گو یہ وعدہ اس واسطے تھا کہ اس نے ایک موقعہ پر خدا کی حمد و تعریف کرنے کے بجائے اپنی بزرگی ظاہر کی تھی۔ اس وجہ سے وہ بنی اسرائیل کے ساتھ اس موعودہ ملک میں داخل نہ ہو سکا لیکن اس نے دور سے پہاڑ کی چوٹی پر سے اس کو دیکھ لیا تھا۔ اس کے بعد یہ بڑی علامت پیشوا کر دی گئی جس نے ہر طرح سے اچھی خدمت کی۔ اور اتنی بڑی قوم کا ہر طرح سے انتظام کرتا رہا۔ اور ان کو بڑے بڑے بادشاہوں سے مقابلہ اور جنگ کرکے آخر کار تمام ملک پر حکمران ہو گیا۔ اور بنی اسرائیل کی جسمانی حالت اعلےٰ درجے تک سرفراز ہوئی۔ اور وہ ایک بڑے عمدہ ملک کے مالک بن گئے۔ کہاں غلامی کی حالت اور کہاں وہ خود مالک اور مطلق العنان ہو گئے۔ مدت کے وعدے اور اقرار جو خدا نے اپنے بندے ابراہیم اور اضحاق۔ اور یعقوب سے کئے تھے وہ اب پورے ہو گئے۔ یہ تمام قصہ نہایت عجیب اور دلکش ہے۔

بجواب کسر صلیب نمبر ۱

دوسرے باب میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا نہیں ہے جس میں دو دلیلیں پیش کی گئی ہیں۔

ردِّ دلیل اوّل

قولہ ۔ پہلی دلیل مسیح کے خدا کا بیٹا نہ ہونے کی یہ ہے کہ اس کی الوہیت کا کوئی ثبوت نہیں۔ ہم اس سے پہلے باب میں مسیح کا انسان ہونا ثابت کر آئے ہیں۔ سو جب مسیح انسان ٹھہرا تو وہ خدا کا بیٹا کس طرح ہو سکتا ہے؟ الخ

اقول ۔ ہم نے پہلے ذکر کر دیا ہے کہ ایک شخص میں دو ذاتیں موجود ہونے کی وجہ سے خداوند یسوع مسیح ایک وقت میں دو ذاتیں رکھتا ہوا ظاہرہ صورت و شکل میں انسان پر اپنی لاتبدیل الٰہی ذات کے اعتبار سے خدا کا کلمہ اور روح اللہ تھا جس کی ذات لاتبدیل ہونے کی وجہ سے مجسم ہونے پر بھی تبدیلیوں کی تابع نہیں۔ اور اس کو انجیل مقدس میں دینداری کا بھید کہا گیا ہے۔ جس کا ذکر پولس رسول انجیل کی عبارت میں خوب مفصل کرتا ہے۔ بالاتفاق دینداری کا بڑا بھید ہے۔ خدا جسم میں ظاہر کیا گیا روح سے راستباز ٹھہرایا گیا۔ فرشتوں کو نظر آیا۔ غیر قوموں میں اس کی منادی ہوئی۔ دنیا میں اس پر ایمان لائے۔ جلال میں اٹھایا گیا۔ ۱ تمطاؤس ۳: ۱۶۔ لیکن اس وجہ سے کہ اس کی فہمید کے لئے عالم بالا کی روحانی سمجھ اور سر نو پیدا شدہ دل درکار ہے۔ اس لئے معترضین خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں اس کی گہری اور عمیق باریکی کو سمجھنے سے قاصر رہینگے۔ بلکہ یہ باتیں ان کو بے وقوفیاں دکھائی دینگی۔ لیکن ان کے لئے جنہوں نے توبہ اور ایمان کی شرط کو پورا کرنے کے بعد فضل حاصل کر لیا ہو یہ محض سچائیاں اور صداقتیں معلوم ہونگی۔ جن کے لئے ان کی زبان سے خدا کی ستائش کے نعرے بلند ہونگے۔

خداوند یسوع مسیح کی الوہیت کا ثبوت ذیل کی باتوں سے صاف آشکارا ہوتا ہے۔

(۱) عجیب و غریب معجزات سے۔

(۲) زندہ ہونے کی مضبوط دلیل سے

(۳) آسمان پر جانے اور قیامت کے دن پھر زمین پر نازل ہونے سے۔

(۴) تعلیم سے۔

(۵) پہلی کتابوں کی گواہی سے جو توریت اور زبور میں پائی جاتی ہے۔

جو لوگ انجیل مقدس کا مطالعہ کرتے ہیں وہ بخوبی واقف ہیں کہ ان تمام باتوں کا ثبوت انجیل مقدس میں خداوند یسوع کے کاموں اور تعلیم سے صاف طور سے پایا جاتا ہے۔

لودیانہ پریسبٹری کا موسم بہار کا جلسہ بڑی رونق اور خوبی کے ساتھ ۵ ماہ حال بروز منگل شروع ہو کر سنیچر کے روز تک رہا جس میں کئی ایک قابل ذکر کام انجام دیئے گئے۔ اوّلاً تمام کلیسیاؤں مشنوں اور پاسبانوں کی رپورٹیں سنی گئیں جو اس پریسبٹری کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔ ثانیاً۔ نئے امیدوار امتحان لینے کے بعد نگرانی میں لے گئے۔ ثالثاً کل خادمان کی رپورٹوں سے نتیجہ نکالا کہ تمام حلقوں کے کام کی ترقی اور تنزلی کا اندازہ کیا گیا اور مناسب اور ضروری ہدایتیں دی گئیں۔ رابعاً مختلف مشنوں کی گذشتہ کارروائی کی کتابوں کا ملاحظہ کیا گیا۔ اور کئی ایک ضروری کام انجام دیئے گئے۔ ان جلسوں کے متعلق صبح اور شام دیگر قسم کی دعائیہ مجلسیں بھی فراہم ہوتی رہیں۔ جن کے پرجوش مختصر درس کارندوں کے بیدار کرنے کے لئے مفید تھے۔ خاصکر پادری بی بی رائے صاحب ساکن سہارنپور کے نکتے اور نظیریں قابل غور تھے جن سے سامعین کو بہت فائدہ ہوا خوشی کی بات ہے کہ آئندہ کو اس کارروائی کی منٹس رومن اردو میں شائع بھی ہوا کریگی جو پیشتر کبھی نہیں چھپتی تھی۔

کام پر سرسری نظر ڈالنے سے جو نتیجہ نکلتا ہے۔

وہ قابل تسلی بخش اور ہمت افزا ہے اور اُمید قوی ہے کہ اگر اسی طرح سے تمام خادمان الدین اشاعت دین عیسوی کے مبارک کام میں ہمہ تن متفق ہو کر سعی و کوشش کرتے رہینگے۔ تو وہ دن جلد دیکھنا نصیب ہوگا۔ جبکہ ہر ایک شہر قصبہ بلکہ گاؤں میں مسیحی جماعتیں نظر آوینگی اور مسیح کی بادشاہت کا جھنڈا اس ملک پنجاب میں بلند ہوگا۔ ہم مسیحیوں سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنی خانگی اور مجلسی دعاؤں میں آگے سے زیادہ اس ملک میں کلیسیا کی ترقی کے لئے دعا کرنا اپنا فرض سمجھکر آسمانی بارش کے لئے برابر التجا کرتے رہیں تاکہ اس بیج پر جو اس ملک میں بویا جاتا ہے۔ عالم بالا کی بونہ ہی نہیں بلکہ جھڑی برسے اور وہ اُگ کر پھلے اور مسیح کی بادشاہت میں اس کے برگزیدوں کا شمار دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ تاکہ منجی کا جلال ظاہر ہو۔ آمین۔

آریہ جلسوں میں شریمتی لجاوتی کے لیکچروں کی شہرت ہو رہی ہے جو جالندھر کنیا مہاودیالہ سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ بات اس ملک میں بالکل نئی ہونے کی وجہ سے حیرت افزا ہے۔ اور ہندو صاحبان کے لئے باعث فخر ہے۔ کاشکہ ہماری دیسی مسیحی خاتونیں مس صاحبان یا میم صاحبان بھی پبلک میں لیکچر دے کر فخر حاصل کریں۔ اگرچہ ہماری جماعت میں اکثر عورتیں بشارت کا کام کرتی ہیں۔ مگر لیکچر دینے والی عورتوں کی ضرورت ہے جو باعلم اور صاحب جرات اور حوصلہ ہوں تعلیم نسواں کی طرف اب ہندوؤں کا کچھ میلان ہوا ہے۔ جو ایک عمدہ بات ہے۔ کیونکہ زیادہ جہالت مستورات میں پھیلی ہوئی بہت نقصان کا باعث ہو رہی ہے۔ لیکن شکر ہے کہ اب ان بیچاریوں کی طرف عیسائیوں کی دیکھا دیکھی دوسری قومیں بھی اُن کی تعلیم کے ضروری مسئلہ پر غور کرنے لگی ہیں۔

قابل غور بات ہے کہ قرآن میں اسباب کا ذکر ایک آیت میں صاف پایا جاتا ہے کہ اہل کتاب قرآن کی باتوں پر ایمان نہیں لاتے۔ جائے غور ہے اگر اہل کتاب میں یہودی اور عیسائی شامل کئے جاویں تو یہ بات سچ ٹھہرتی ہے کہ وہ توریت اور انجیل کو مانتے ہوئے قرآن کو ہرگز ہرگز مان نہیں سکتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کوئی مولوی صاحب ہم کو اس آیت کا اصل مطلب بتادیں۔ اور ساتھ ہی سمجھا دیں کہ کیا وجہ تھی اور اب تک کہ نہ یہودی اور نہ عیسائی قرآن کو نہیں مانتے۔ اور مانیں بھی کس طرح سے کیونکہ قرآن کی تعلیم ان کتابوں کی تعلیم کو جھٹلاتی ہے۔ اگر ان کو مانیں تو یہ جھوٹی ٹھہرتی ہے۔ اور اگر اس کو مانیں تو وہ رد ہوتی ہے۔ آیت ذیل میں درج ہے۔

وَلَوْ اٰمَنَ اَہْلُ الْکِتٰبِ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ سورۃ آل عمران

ترجمہ۔ اگر ایمان لاتے صاحب کتاب البتہ بہتر ہوتا۔

اور اس آیت کا دوسرا حصہ یوں ہے۔ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ بعض ان میں سے ایمان والے ہیں۔

اگر بعض ان میں سے ایمان والے ہیں تو وہ توریت اور انجیل پر ایمان رکھنے والے ہونگے نہ کہ قرآن پر۔ ان دونوں باتوں پر اگر کوئی باخبر صاحب روشنی ڈالے تو خالی از فائدہ نہ ہوگا اور ہم تو اس کو اس طرح سمجھتے ہیں کہ محمد صاحب کو یہ حقیقت اچھی طرح معلوم ہو گئی تھی کہ یہودی اور عیسائی اس کے نئے ایجاد کئے ہوئے مذہب کے ہرگز پیرو نہ ہونگے۔ خواہ وہ کتنا اپنے مذہب کو ان اگلے مذاہب کے مطابق بتا رہے۔ وہ کبھی ان آسمانی کتابوں کے موجود ہوتے ہوئے قرآن کو نہ مانینگے اور یہ حقیقت تھی جو صاف ظاہر تھی۔ اس لئے یہ آیت قرآنی اسباب کا ذکر صاف معقول میں کر رہی ہے۔ جس کو ہم بھی ایک حقیقت تسلیم کرتے ہیں۔

بلکہ آگے بڑھکر ایک عیسائی فرقہ کی حد سے بڑھکر قدر کی ہے۔ اور اس آیت کو ہم ناظرین کی توجہ کے لئے درج کرتے ہیں۔

مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اُمَّۃٌ قَآئِمَۃٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَھُمْ یَسْجُدُوْنَ۔ آل عمران رکوع ۱۲

ترجمہ۔ صاحب کتاب سے ایک جماعت ہے قایم دین اپنے پر۔ پڑھتے ہیں آیتیں خدا کی اوقات رات کے میں اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔ اور اُن کی تعریف میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ نیک اعمال بھی ہیں۔ جیساکہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔

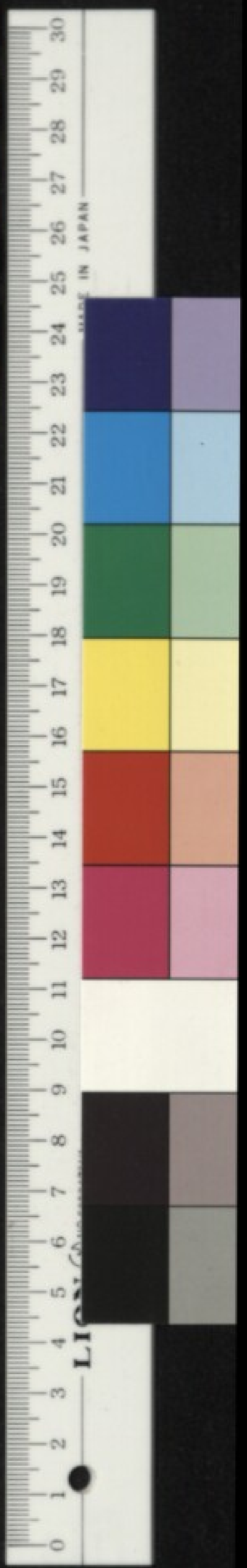
یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَاُولٰٓئِکَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ۔ سورۃ آل عمران رکوع ۱۲۔

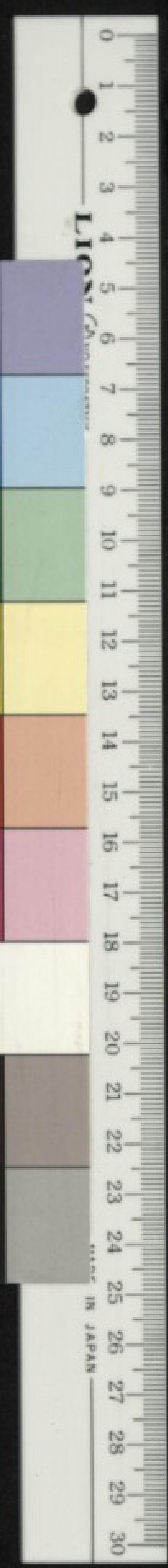
ترجمہ۔ ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے اور حکم کرتے ہیں ساتھ بھلائی کے اور منع کرتے ہیں برائی سے اور جلدی کرتے ہیں بیچ بھلائیوں اور یہ لوگ صالحوں سے۔

جن کی تعریف اس آیت میں کی گئی ہے۔ وہ سچ مچ اہل کتاب ہیں اور وہ ہی سچے مسیحی ہیں اب ہم پوچھتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو جو اپنے دین پر قائم ہیں۔ رات دن خدا کی عبادت کرتے ہیں اور نیک اعمال سے اور صالحوں میں سے ہیں تو ایسوں کے لئے دین اسلام کی کیا ضرورت ہے۔ اور کتاب مقدس کے ہوتے ہوئے جس کے وہ لوگ پیرو ہیں دوسری کتاب کی کیا ضرورت ہے۔

ریویو

اثبات کفارہ حصہ سوم یہ رسالہ کفارہ کے ثبوت میں تیسرا نمبر ہے جو جناب پادری ٹامس ہاول صاحب ساکن لاہور نے تصنیف کیا ہے اس میں کفارہ کی تاریخی شہادت پر اعتراضات کے جواب درج ہیں یہ تین فصلیں ہیں کل اعتراضات کا بڑی خوبی سے جواب دیا گیا ہے یہ کام ہمارے بزرگ پادری صاحب نے اپنے وسیع تجربہ اور معلومات کے سبب سے اسطرح سے انجام دیا ہے کہ جس کی داد ہر ایک مسیحی کو دینی واجب ہے۔ ہم مسیحی مناظروں سے التماس کرتے ہیں کہ وہ ان تینوں رسالجات کو منگوا کر ضرور مطالعہ کریں انکو اس سے بڑا فائدہ ہوگا۔ اس حصہ سوم میں لائق و فائق مصنف نے ہر قسم کے تاریخی بیان کی جانچ پڑتال کر کے ہر ایک اعتراض کا کافی و شافی جواب دیا ہے۔ جو ایک صاحب فہم اور انصاف پسند شخص کو اس ضروری مسئلہ کی صحت دکھلا سکتا ہے اور سخت سے سخت معترض کا منہ بند کر سکتا ہے یہ تینوں رسالے کفارہ کے ثبوت میں بے نظیر ہیں۔ اگرچہ انگریزی زبان میں عمدہ عمدہ کتابیں اسکے متعلق موجود ہیں۔ مگر اُردو زبان میں یہ رسالے گوہر بے بہا ہیں۔ ہم کو امید ہے کہ بہت لوگ ان سے





اقتباس

ایک بُت پرست کی سرگرمی

سپارٹن کا ایک نوجوان سکندر اعظم کے حضور جبکہ وہ قربانی چڑہا رہا تھا قربانی کی بخور دان کو پکڑے ہوئے تھا اور جس وقت وہ بخوردان کو پکڑے ہوئے تھا تو ایک جلتا کوئلہ اُس کے ہاتھ پر گر پڑا۔ پر وہ جوان بغیر اُف کئے کھڑا رہا۔ مبادا کہ اُس کے چلانے اور حرکت کرنے سے قربانی میں ہرج واقعہ ہو۔ کیونکہ اُس نے کہا کہ وہ سکندر کی حضوری میں ہے۔ اور وہ قربانی میں کوئی خلل ڈالنا نہیں چاہتا۔ اور اُس نے جلتے کوئلے کی تپش اور جلن کو سہ لیا۔ ہم کو چاہئے کہ ہم عبادت کے وقت اسبابت کا بڑا خیال رکھیں کہ ہم قادر مطلق خدا کی حضوری میں ہیں"۔

ہیلیکل ٹریزری۔

محنت کا پھل

ایک کسان کی زمین کا ایک قطعہ بہت سخت اور بنجر تھا۔ جس میں وہ دن بھر بڑی سخت محنت کرتا تھا۔ اور بڑی محنت کرتے کرتے وہ تھک گیا اور گھبرا گیا۔ لیکن اُس کی محنت بے فائدہ نہ ہوئی۔ اور جبکہ وہ زمین درست ہوگئی تو اُس میں ایک بڑی بھاری فصل پیدا ہوئی۔ اور تب وہ اپنے دل میں کہنے لگا کہ "میں کیسا بے وقوف تھا کہ میں نے اُس وقت سخت محنت کرتے ہوئے وقت اور تکلیف کا زیادہ خیال کیا اور اس فصل کی زیادتی کا گمان مجھے نہ تھا۔ نہیں تو اس محنت سے اتنا نہ گھبراتا"۔

ہدر گرج

مفید کہانی

پھول منی کی فرمانبرداری

گزشتہ سے پیوستہ۔

اس بیان میں ہم دو باتیں پاتے ہیں۔ ایک تو ماں کا پیار کرنا اور دوسرا فرمانبرداری یعنے اس کے حکم کو بجالانا جو ہر لڑکے اور لڑکی میں ہونا چاہئے۔ میں نے بہت سے لڑکے اور لڑکیاں دیکھے ہیں جو اپنے والدین کے کہنے کو نہیں مانتے اُن کی عادتیں بچپن ہی سے خراب ہو جاتی ہیں۔ جس وقت کہ وہ ضد کرتے اور اپنی مرضی کرتے اور اُن کے والدین یہ کہکر ٹالدیتے ہیں کہ ابھی بچہ ہے اُسی کی مرضی ہونے دو۔ بڑا ہو کر حکم ماننا سیکھ جائیگا۔ اس میں والدین بڑی غلطی کرتے ہیں۔ بڑا ہو کر وہ اور زیادہ نافرمانبرداری میں بگڑ جاتا ہے۔ اور اُس کا نتیجہ والدین کو عرصہ بعد معلوم ہوتا تب پچھتاتے ہیں اور اپنی اندھی اُلفت پر روتے ہیں۔ تب وہ مثل ٹھیک آتی ہے۔ "اب پچھتائے کیا ہوا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"۔ (رفیق نسواں)

ضرورت

(۱) ہوشیارپور کے زنانہ ہسپتال میں کام کرنے کے لئے ایک عیسائی ہندوستانی لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے اسسٹنٹ یا اسپنل اسسٹنٹ کے درجہ کی ہو۔

(۲) ایک تعلیم یافتہ اور پاس شدہ نرس کی بھی ضرورت ہے۔ درخواستیں ساتھ اپنی سند کی نقل کے مندرجہ ذیل صاحب کی خدمت میں بھیجی جائیں۔ جو تنخواہ اور الاؤنس کی نسبت سوالوں کے جواب بھی دینگے۔

پادری کے سی چیٹرجی ڈی۔ ڈی۔ ہوشیارپور

پھولوں کی کیاری

دنیا پر ظُلم و جبر

تب میں پھر پھرا اور میں نے سب ظلموں پر جو سورج کے نیچے کئے جاتے ہیں نظر کی اور مظلوموں کے آنسو کو دیکھا کہ اُن کا کوئی تسلی دینے والا نہ تھا اور کہ وے جو اُن پر ظلم کرتے تھے زبردست تھے۔ پر اُس کا کوئی تسلی دینے والا نہ تھا تب میں نے مردوں کو جو آگے مرچکے اُن زندوں سے جو اب جیتے ہیں زیادہ مبارک جانا۔ لیکن دونوں سے نیک بخت وہ ہے۔ جو اب تک پیدا نہیں ہوا ہے۔ جس نے وہ بُرا کام جو سورج کے نیچے کیا جاتا ہے۔ نہیں دیکھا ہے۔

واعظ ۳ باب ۴

کہاوتیں

اونا ولا سو باولا۔ دھیرا سو گمبھیرا۔

آم بیچے نیم چلے۔ لڈھ بیچے اترائے۔

آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔

اُترا گھاٹی ہوا ماٹی۔

اُتر گئی لوئی تو کیا کرے گا کوئی۔

اُتم پاتر میں میاں تو چاکر۔

اُتم کھیتی مدہم بان۔ نکھد چاکری بھیک ندان۔

آنا میں پڑے تو پیاتا کی سوجھے۔

مفلسی میں آٹا گیلا۔

اتنا نفع کھاؤ جتنا آٹے میں نون۔

مسلمانوں میں واپسی کی لہر

The receding Moslem wave
By
Rev: J. P. McNaughton

گذشتہ سے پیوستہ

تھوڑا سا عرصہ ہوا کہ میں نے ایک بڑے قافلے کو دیکھا جس میں ایسے نااُمید لوگ بیٹھے جن کے ساتھ گاڑیاں چوپائے اور بال بچے تھے جو بڑی مشکل سے سفر کر رہے تھے۔ اور جانور مشکل سے چل رہے تھے۔ پھر میں اس صوبہ کے گورنر صاحب کیساتھ ملاقات کرنے کو گیا۔ اور اس وقت دو آدمی ان میں سے آئے اور منت کر کے عرض کرنے لگے کہ اُن کو اجازت ملے کہ وہ نزدیک کے پہاڑ پر آباد ہو جاویں۔ جس نے اُن کو سختی سے حکم دیا کہ نہیں آگے چلے جاؤ۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ اس سرد موسم میں وہ کس طرح سفر کریں۔ جبکہ ہمارے ساتھ بال بچے بھی ہیں؟ تب افسر نے پوچھا کہ اتنی دور وہ کس طرح سے آگئے؟ اس پر اُنہوں نے جواب دیا کہ حضور دیکھیں کہ ہم کس حالت میں آئے ہیں۔ کہا گیا کہ اسی طرح سے آگے چلے جاؤ۔ اس پر اُنہوں نے عرض کی کہ سردی بھر کے لئے اجازت ہو۔ جواب ملا نہیں آگے چلے جاؤ۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم کہاں جاویں؟ کہا گیا کونیا کو جاؤ۔ یہ مقام یہاں سے ۶۰ یا ۷۰ میل ہوگا۔ کیا ہم کو ریل پر جانے کی اجازت ملیگی؟ جواب ملا ہاں اگر نقدی ہو تو جا سکتے ہو۔ اس پر وہ مایوسی سے چلے گئے۔ میں اُن کا ایسا حال زار دیکھ کر ترس سے بھر گیا۔ لیکن کیا کیا جا سکتا تھا؟ کچھ تو کرنا چاہئے تھا اور کچھ کیا گیا۔ امریکن ریڈ کراس سوسائٹی ایسے کاموں کے لئے تیار ہے۔ اور کوشش کر رہی ہے کہ ایسوں کی مدد کرے اور اُن کی مددگار ہو کر اُن کی رہائش گاہ تک اُن کو پہونچائے گی۔ اگر وہ اس سرد موسم میں وہاں پہونچائے جاویں تو وہ موسم بہار میں اپنے گھروں میں جا کر رہ سکتے ہیں۔ یہ سوسائٹی جس کا نام ریڈ کراس سوسائٹی ہے۔ امریکن بورڈ کے پادری صاحبان کیساتھ ایسے لوگوں کی امداد کے لئے فکر کر رہی ہے۔ اور مقامی کمیٹیوں کو امداد بھیجنا بے فائدہ ہے۔ جنکا آدھا ایسے لوگوں تک نہیں پہونچتا جو اس مضمون کو پڑھیں اُن کو چاہئے کہ وہ اپنا چندہ ریڈ کراس سوسائٹی کے نام پر ایسے بیکسوں کی امداد کے لئے میرے پاس روانہ کریں۔ اور میں خود نگران رہونگا کہ ہر ایک چھوٹی سی قسم اس کار خیر میں کس طرح پر صرف کیجاتی ہے۔

بروڈی رنگ ترکی۔

آرمینینس کی روحانی حالت

The Spiritual Condition of the Arminions By Rev: Robert Chambers, Bardizag.

ترجمہ از میڈیکل مشنری

رسولی کلیسیا

آرمینیا کے قدیم (اپاسٹالک چرچ) کی تواریخ میں شہیدوں کے بیانات کثرت سے پائے جاتے ہیں جنکا شروع رسول تھدّی اور برتھولما سے ہوتا ہے۔ جن کے ساتھ دوسرے بہت سے شہیدوں کے بیانات آج کے دن تک کے شامل ہیں۔ گویا یہ زمین ایمان کی گواہیوں سے معطر ہو رہی ہے۔ حتٰی کہ ہر ایک پہاڑی اور اور سبز درخت کے نیچے مقدس مقام ہیں جہاں پر مقدسوں نے دعائیں مانگی ہیں۔ اور شہیدوں نے جانیں قربان کیں ہیں۔ ہر ایک پہاڑ کی چھاؤں میں کوئی مقدس یادگار موجود ہے۔ آرمینیا کے پہاڑوں کے تنگنائوں اور دراڑوں میں کسی نہ کسی خداوند یسوع مسیح کے بندے کی گذرگاہ کی نشانی موجود ہے۔ وہاں کی کہانیوں اور روایتوں میں شہیدوں کے خون بہانے کے قصے موجود ہیں اور نیز ایسے گیت بھی مروج ہیں جو شہیدوں کے ناموں سے بھرے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اپنے معبود اور ایمان کے لئے اپنی جانیں نثار کر ڈالی ہیں۔ شہیدوں کی روائتیں گرجوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ اور مدرسوں میں بزبان کروائی جاتی ہیں۔ روزنامچوں میں مقدسوں کے دن بھرے ہوئے ہیں۔ لڑکوں کے پیدا ہونے یا بپتسمہ پانے کے دن کسی نہ کسی شہید کے دن کی یادگاری میں رکھے جاتے ہیں۔ جس دن کہ وہ لڑکا پیدا ہوا ہو۔ جبکہ کوئی شہید اس دن کے لئے مشہور ہو اور سالگرہ کے دن اس شہید کی یادگار ہوتی ہے۔ جس کا کہ وہ دن تھا۔ اور اس دن کی صبح کو یادگاری کی عبادت منعقد کی جاتی ہے۔ اور بہت سے دینی تہواروں پر دہقان گروہ کے گروہ کسی پہاڑ کے شگاف یا گرجے کو جاتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں کسی شہید کی یادگار کے لئے دینی رسم ادا کرنے کے لئے جہاں پر کھیلیں اور کھانا بھی ہوتا ہے۔

ذیل میں اُن کے چند ایک بیانات ہیں

مقدس مقامات کی نسبت کہانیاں

کہتے ہیں کہ ایک رومی خوبصورت نوجوان لڑکی شاہنشاہ ڈکلیٹیس کی ایذا رسانی سے ڈر کر بمعہ چند ہمراہیوں کے آرمینیا کے پہاڑوں کی طرف بھاگ گئی۔ جہاں وہ آرمینیا کے بت پرست بادشاہ کے ہاتھ آگئی۔ جس نے بڑی کوششوں اور حکمتوں سے اپنا مقصد حاصل نہ کر کے ایذا رسانی شروع کر دی اور اُس لڑکی اور اُس کے ہمراہیوں کو نہایت تکلیف دی لیکن ان کو خدا کے فرشتوں کے وسیلے سے تسلی ملی۔ اور وہ سب شہید ہو گئیں لیکن وہ زمین کہ جہاں پر اُن کا خون بہایا گیا تھا۔ خوشنما پھول پیدا کرنے لگی۔ جو ایمان اور پاکیزگی کی گواہی کے لئے درخشاں ہوگئے

اس آرمینیا کے بُت پرست بادشاہ کی فوج میں ایک مسیحی جرنیل تھا۔ جو بڑا صاحب حیا اور محبوب تھا۔ اپنی دلیری اور نیک چلنی کی وجہ سے یہ جرنیل دیری داتا کے روبرو بادشاہ کی طرف سے سرگردہی کا ہار پہنانے کے لئے چنا گیا۔ ان فتوحات کے بدلے میں جو اُس کو حاصل ہوئی تھیں۔ مگر اس جرنیل نے اس وقت اپنا ایمان جو وہ مسیح پر رکھتا تھا ظاہر کر دیا اور بُت کی پرستش سے انکار کر دیا۔ اُس پر اس کو دھمکیاں دی گئیں۔ اور بادشاہ کی طرف سے اس پر ایذا رسانی

اور ہر طرح کی تکلیفات آپڑیں۔ لیکن خدا کی طرف سے اُس کو ایمان دلیری اور مسیح کے لئے تکلیفات کی برداشت عنایت رہی اور وہ جرنیل اپنے ایمان پر قائم رہا۔ ایذا رسانی کا سال گذر گیا اور اب وہی جرنیل بنام گرگیوری "جلوہ گر" کے نام سے مشہور ہوا جس کے وسیلے سے وہ بادشاہ اور قوم مسیحی گلے میں شریک ہو گئے۔

اس کے بعد فارسیوں کی دو لاکھ فوج کوہ آرارات کے دامن میں آرمینیوں کے برخلاف چڑھ آئی کہ ان کو مسیحی ایمان سے برگشتہ کرکے پھر آتش پرستی کی طرف لے آویں۔ لیکن اس آرمینیا کے جرنیل کے ساتھ صرف ۳۰ ہزار فوج تھی۔ اُس نے جواب دیا کہ ہم شاہ فارس کے تابعدار ہیں۔ لیکن ہم اپنا مذہب نہیں چھوڑ سکتے۔ اور کیا تم زور آور ہو اور ہم کمزور ہیں۔ تمہارے پاس تلواریں ہیں جن کے نیچے ہم اپنی گردنوں کو رکھتے ہیں۔ تم ہم کو مار ڈالو اور ہم مر جاوینگے لیکن اپنا مذہب نہ چھوڑینگے؟

لڑائی ہوئی اور آرمینی شکست کھا گئے۔ اور سب ہلاک ہو گئے۔ اور وہ جرنیل بھی مارا گیا۔ لیکن فارس کے کمانڈر نے اپنے بادشاہ کو رپورٹ دی کہ ان آرمینیوں نے دین عیسوی اختیار کر لیا ہے۔ جس پر وہ قائم ہیں اور مرنے کو تیار ہیں۔ وہ مرتے ہیں پر اس کا انکار نہیں کرتے۔"

وہ آرمینیوں کا جرنیل جو اُس دن مارا گیا ان کے روزنامچوں میں سب سے بڑا مقدس ہے۔ اور ایک سادہ دہقان جو اس ملک میں رہتا ہے تم کو نیل کا گیت سنائیگا۔ جس میں بار بار اس جرنیل کا نام آتا ہے۔

کیا یہ کوئی تعجب کی بات ہے کہ آتش پرست فارس کے حملے اور ساراسین لوگوں کے جوش دین کی پرخشین اور مشرقی سلطنت کی سخت بے رحمیں جو فخر اور تعصب سے وہ کرتے تھے۔ اور چنگیزخاں اور جنگجو مغل حملہ آوروں کی خوفناک اور بے دردانہ کشت و خون اور سخت بے باکانہ ترکوں کے مظالم نے ان آرمینیوں کے خیالات اور زندگی اور دستورات اور عقائد کو جو باپ دادوں اور اس زمین کی طرف جس پر ان کے قدم ایسی محبت سے پڑتے ہیں

لگا رکھا ہے۔ باقی پیوستہ

مُراسلات

تو زنا نہ کرنا

(خروج ۲۰ باب ۱۴ آیت)

اس جہان میں دیندار اور باشرافت لوگ عموماً زنا کو برا جان کر اُس سے پرہیز کرتے ہیں۔ مگر ان میں بھی بہت کم لوگ ہیں جو جانتے ہیں کہ زنا میں اصل برائی کیا ہے۔

کوئی ایماندار کہتا ہے کہ حکم کو توڑنے سے خدا کا قہر ہم اپنے اوپر لائینگے۔ کوئی عزت والا عقلمند کہتا ہے زنا کرنے میں ہماری دولت عزت صحت اور طاقت جاتی رہیگی۔

مگر میری رائے میں زنا کی اصل برائی کچھ اور ہی ہے۔

خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ نر و ناری پیدا کیا اُن کو جماع کی خواہش اور طاقت دی اور فرمایا پھلو اور بڑھو (پیدائش ۱ باب ۲۷ و ۲۸ باب)

اور ان کو بچے بخشے جن کی پیاری پیاری صورت میٹھی میٹھی باتیں گھر کو بہشت بناتی ہیں۔ اور جن کے بغیر آباد گھر سنسان معلوم ہوتا ہے۔ وہ بچے جنہوں نے ماں کے پیٹ ہی سے برگزیدہ ہو کر روح القدس کی ہیکل بنتا ہے۔ اور جن کی بابت خدا کہتا ہے تمہارے بیٹے بیٹیاں میرے بیٹے بیٹیاں ہونگی۔ (۲ قرنتیوں ۶ باب ۱۸ آیت)

وہ بچے جن سے کہ ماں باپ دین و دنیا میں اپنی بھلائی کی امید رکھتے ہیں۔

اور جن کی بابت مسیح نے فرمایا ہے۔ چھوٹے بچوں کو میرے پاس آنے دو اور انہیں منع نہ کرو۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے۔ (مرقس ۱۰ باب ۱۴ آیت) خبردار ان چھوٹوں میں سے کسی کو ناچیز نہ جاننا۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ آسمان پر ان کے فرشتے میرے آسمانی باپ کا منہ ہر وقت دیکھتے ہیں (متی ۱۸ باب ۱۰ آیت)

ماں اگرچہ اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جاوے تو بھول جاوے مگر خداوند فرماتا ہے میں بنی اسرائیل کو کبھی نہیں بھولونگا۔ (یسعیاہ ۴۹ باب ۱۵ آیت)

انسان کی اولاد میں بچپن ہی سے۔ ہاں ان کے نطفہ ہی میں عشق الٰہی کی بو کا رس ہوتا ہے۔

خداوند یوں فرماتا ہے جس طرح سے شیرہ انگوروں کے خوشے میں موجود ہے۔ اور کوئی کہتا ہے اسے خراب نہ کر کہ اُس میں برکت ہے۔ اسی طرح میں اپنے بندوں کی خاطر کرونگا۔ اور ان سبھوں کو ہلاک نہ کرونگا (یسعیاہ ۶۵ باب ۸ آیت)۔

شیطان نے جب دیکھا کہ خدا نے ایک ایسی مخلوق کو پیدا کیا ہے کہ جو خدا کی محبت کو پہچان سکے۔ اور اس کی خوبیوں کا عاشق ہو کر اپنے سارے دل۔ ساری جان۔ ساری طاقت۔ اور ساری سمجھ سے اُس کو پیار کرے۔ اور بادراہ محبت سے قدوس خدا کا جلال ظاہر کرے۔ تو اُس نے کوشش کرنی شروع کی کہ اول تو انسان کی اولاد ہی نہ پیدا ہو اور اگر ہو تو حرام کی ہو جس کی بابت خدا نے فرمایا ہے۔ حرامی بچہ خدا کی جماعت میں داخل نہ ہووے۔ اُس کی دسویں پشت تک وہ خداوند کی جماعت میں شامل نہ ہو (استثنا ۲۳ باب ۲ آیت)

شیطان نے کنوارے ہابیل کو قتل کرایا تھا۔ تاکہ راستباز کی نسل زمین پر پیدا نہ ہو (پیدائش ۴ باب ۸ آیت)

جاہلیت کے زمانہ میں شیطان نے اس جہان کے امیروں کو یہ سکھایا۔ کہ تم عزت والے ہو۔ اپنے زنان خانہ میں مرد نوکروں کو نہ داخل ہونے دو۔ غلاموں کے لڑکوں کو بچپن ہی سے خوجے بنا دو (جس کے خصیے کچلے گئے ہوں یا آلت کاٹ ڈالی گئی ہو تو وہ خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہووے (استثنا ۲۳ باب ۱ آیت)

مصر میں شیطان نے بنی اسرائیل کے نوزاد بچے مروائے (خروج ۱ باب ۲۲ آیت)

باقی آئندہ۔

شگوفہ ایسٹر

چشم نرگس کس ادا میں منتظر ہے اے دلا
وقت شب کو بھی نہ جھپکی چشم تر ہے اے دلا
گل کے گالوں پہ گلابی کیا نظر آنے لگی۔
چشم لالہ برگ نادرہ ہے کشادہ اے دلا۔
ایک پایا ایستادہ چمن میں سرو بلند۔
چمن بھی کس ناز میں کس ساز میں ہے اے دلا۔
کس ادا سے دل فزا ہے چمن میں عنبر فشاں۔
ہر برگ ہر گل معطر سماں بھی اے دلا۔
بلبلوں نے چہچہانا چمن میں جاری کیا
بصوت شیریں نالہ ہجران یاراں ہے دلا
کس نگیں آواز سے کوئل کی گونجی ہے صدا
وصل شب اور دن کی ساعت صبح صادق آئے دلا
پادشاہ پادشاہاں عزوجل شہنشاہا۔
ہے بنفشہ سجدے میں تعظیم اکبر اے دلا۔
دو ملک از آسماں پوشش سفیدی نور اجلال
کس کے استقبال کو آں آمدہ اند اے دلا۔
صبح کاذب چل پڑیں کس غرض کو ایں سہ زناں۔
گلدستہ کی جو مریم عدد اول اے دلا۔
عدد دوئم نام مریم مادر یعقوب بھی۔
باسلومی عدد سوئم کاملیت اے دلا۔
کس کی خاطر ہاتھ میں ہے لے چلی خوشبو سبھی
راہ بھی خوشبو سے معطر ہو چلا اب اے دلا۔
کس کے دفن کی رسم پوری کرینگی اے زناں
خواب بھی اس فکر میں نہ شب کو لی ہے اے دلا
تیز رفتاری قدم میں مشورہ با یک دگر۔
کون پتھر گور سے ڈھلکائے دیگا اے دلا
قبر پہ پہنچیں تو پتھر قبر سے سرکا ہوا
نظر ڈالی قبر خالی ہے جلالی اے دلا۔
دو فرشتوں پر نظر پڑتے ہی ڈر طاری ہوا۔
دلخراشی۔ جاں گدازی سینہ کاوی ہے دلا
نہ ڈرو تم موت تو اب اُن فرشتوں نے کہا۔
ڈھونڈھتی زندہ کو تم مردوں میں کیوں ہو اے دلا
آ کے دیکھو جس جگہ یسوع کو رکھا تھا گیا۔
اپنے کہنے کے مطابق ہوا زندہ اے دلا
جا کے دو پطرس کو جلدی خبر اس احوال کی
و شاگرداں دیگراں را دو آگاہی اے دلا
ہوا زندہ منجی اس دنیا کا یسوع ناصری۔
فتح پائی موت پہ اور گور پہ بھی اے دلا۔
اے گناہگار دیکھ معجزہ خدا ہے نادری۔
تجھ کو بھی زندہ کرے گا رکھ توکل اے دلا۔
تو ہے چشمہ زندگی کا جیتا زندہ مسیح۔
گا دو ایشگرانہ اس زندہ مسیح کا اے دلا
ہیلیلویا ہیلیلویا ہیلیلویا اے مسیح۔
خورشید عالم کہہ رہا ہے ہیلیلویا اے دلا

از طرف خورشید عالم۔ گورنمنٹ سینٹرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ کسولی۔

نور افشاں کیا ہے؟

نور آگہی و جلوہ خدائی۔
میاں وہ یہ نور افشاں سے ہوتا۔
ملکی و سوشل و مذہبی و دینی
اخبار۔ امروں کا منبع ہے ہوتا۔
صلح کل کسی سے نہ جھگڑا نہ رگڑا
فقط دینی بحث یہ ہاں وقت کہنا
شروع سے ہے اب تک امرا کا شیوہ
نکو راہ سرکار کا بھی ہے ہوتا۔
نور افشاں تو تو ہے شمع سمائی۔
ہاں پروانہ تو پہ تری وار ہوتا۔

زرا غور و خوض سے دیکھئے کہ نور افشاں کیا ہے؟ ہاں یہ مثل ایک ۴۰ سالہ معمر اور سال خوردہ بڑھے آدمی کے ہے جس کو نئے زمانہ کی روشنی والوں کے موافق اور نئے طرز کے فیشن کے مطابق جیسا باپ بیٹے کو رو کھا سوکھا جواب دیتا ہے۔ ویسے ہی اس کو اپنی زیست کا حشر نظر آتا ہے۔ پر خدا ایسا نہ کرے کہ اس کو ایسا جواب اپنے سہارا دینے والوں سے لے برخلاف اس کے دیگر اقوام کے اخباروں یعنے نوزادہ بچوں کو دیکھئے کہ اُن کی پرورش کے لئے کیا کیا سبیلیں ہی ہوتی ہیں۔ جگہ جگہ رسدوں کے بہم پہونچانے کے ذریعے یعنے ایجنسی کھول رکھی ہیں اور ہزاروں تک اُن کے نمبر پہونچتے ہیں تاکہ وہ نوزاد بخوبی نشو و نما پائیں۔ مثلاً زمیندار جو کل کا شیرخوار بچہ ہے۔ مگر اُسکے پالنے والوں نے بہت ہی اعلے ذریعے کر رکھے ہیں۔ بعضے بیساختہ سوال کرتے ہیں۔ کیا ویسے ہی دلچسپ مضامین اور لطف آمیز باتیں یا غم و عشرت کی گھاتیں اور گلہ و شکوہ کی کرامتیں اس اخبار سے نکلتی ہیں۔ یاد رکھئے کہ یہ ان باتوں سے بری ہے۔ اور کلام کا مکاشفہ اور نور افشانی و درخشانی کرنا اس کا اول کام ہے۔ اور عام قاعدوں کے موافق یہ کہتے



ہیں گیہ ۴۰ سالہ بڈھا ہوں تو اب بے مزہ باتیں بناتا ہے۔" ہاں اس کی رنگارنگی لطافت اور نفاست جو زمانۂ سابقہ میں بجتی جاتی رہی۔" اگر بندہ غلطی پر نہ ہووے تو نور افشاں ہی کل ہندوستان کے سبھی طبقے میں ایک ایسا اخبار ہے جو کہ سب ہی اخباروں سے پہلے اخباری دنیا کی نظر میں سمایا اور اس کو زندہ بہت دل اور تازگی خاطر کا سماں دکھایا۔ اب کل باتوں پر سوچ کر سوال فوراً اٹھتا ہے۔ کہ اس کا سہارا کون اور کس طرح پر ہو سکتا ہے؟ اس کا سہارا کثرت خریداری اور لائق اصحاب کی نامہ نگاری پر ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ بحیثیت اڈیٹر ہوں خواہ نامہ نگار ہوں ہاں ہم ۴۰ سالہ دیرپا تجربہ کار۔ اور مجرب محسن کو جس نے شیل پڈشیل دینی اور مذہبی ملکی اور حربی زمانہ کو دیکھا اور آج تک گورنمنٹ کی خیرخواہی اور نمک حلالی میں اول قدم مارتا رہا ہو مدد اور معاونت نہ دیں۔ اور جل کر شاں وساعی نہ ہوں۔ کہاں گئے وہ جادو تحریر علم تقریر صاحب وقار نامہ نگار۔ ہاں اگر ہندوستان کے ہر بڑے شہر میں جائیے اور پتہ لگائیے تو ہر جگہ دو دو چار چار نامہ نگار نکل آوینگے۔ بعض اپنی جادو نگاری سے ناظرین کو خوش بھی کرتے ہیں۔ مثلاً ناصر۔ طالب۔ منت۔ واعظ گل بگشتہ۔ تائب۔ ضیا۔ شاکر۔ شوکت وغیرہ۔ کا شکر اور بھی پیچھے رستم مرد میدان کی طرح تن من دھن سے چستی نہ کا سا معاملہ کر دیں۔ تاکہ نور افشاں کے اڈیٹر ینگ ٹو گڈ وری صاحب ڈی ڈی کا حوصلہ جو اس کے بانی مبانی بھی ہیں۔ روز بروز بڑھتا رہے۔ اور مالی اور اخلاقی باتوں میں اس کا قدم اول رہے اور وہ دن جلد آوے جبکہ اس کا جھنڈا کل دنیا میں لہلہاوے اور نور افشاں کو پیارا منجی نور فشانی اور نور افشانی میں مصروف پاوے۔

فقط احقر العباد خادم الشعرا خاکسار ہنرا نامہ نگار

این۔ بی۔ پیروانہ۔

از لودیانہ۔

مذہبی جلسے اور مباحثہ

گزشتہ سے پیوستہ

روح قالب سے پرواز کی تیاریاں کرنے لگی۔ چہرے پر مردگی چھاگئی۔ دم خشک ہوگیا۔ حواس باختہ ہوگئے۔ ایک گلاس پانی کا منگوایا اور ایک ایک گھونٹ تھوڑی تھوڑی دیر بعد پینا شروع کیا اور کچھ کھانے اور کچھ چبانے کی اشیا بھی استعمال کیں۔ پر کچھ بن نہ آیا آخر وحشت اور رعب کے سبب پنڈت صاحب کے حلق سے آواز کا آنا اور بولنا ضرورت سے بہت ہی کم رہ گیا۔ جیوں جیوں دوا کی مرض بڑھتا گیا۔ یہیں کھانے پینے کی اشیا کا کیا کام تھا! مرض اور تھی دوا اور تھی۔ جو کچھ لوگوں نے سمجھنا تھا بہت عیاں طور سے سمجھ لیا۔ اگلے دن جب پنڈت صاحب سے مولوی ابراہیم صاحب کا مباحثہ ہوا۔ اور مولوی صاحب نے وہی الفاظ اور محاورے اور منطقی اصطلاحات استعمال کیں تو پنڈت صاحب نے صاف صاف ساری مجلس کے سامنے کہا کہ مولوی صاحب آپ آج نہ سمجھیں کہ آپ کے ان الفاظ سے دب جاؤنگا۔ کل کا موقعہ کل ہی تھا۔ گویا آپ پادری سے دب جانا زور پادری میں خود ہی مان گئے۔ کل سوال کے سب لوگ کہتے تھے کہ آریہ ہار گئے۔ مسیحیوں کی اس فتح سے کل سوال کے مسیحیوں کے دل باغ باغ ہوگئے۔ اور نہایت خوش و خرم ہوئے اور بڑی سرگرمی سے گیت اور زبور گانے اور خدا کی تعریف کرتے ہوئے اپنے گھروں کو آئے۔ دو تین کے بعد کل سوال کے مشہور آریہ پسرور ہمارے پاس آئے۔ بڑی سنجیدگی سے بولے کہ جو باتیں پادری جوالا سنگھ صاحب نے اپنی تقریر میں بیان کیں تھیں اور پنڈت رنیاما نند سے اعتراضاً پوچھی تھیں وہ ہمیں سمجھاؤ۔ کچھ تعجب نہیں کہ وہ پنڈت صاحب کے بھیجے ہوئے تھے۔ جب پسرور کے جلسہ میں پادری صاحب پر لوگوں کے اعتراض ہوتے تھے۔ تو پادری صاحب خدا کی روح سے علم فلاسفہ اور منطق سے انجیل مقدس اور عیسائی مذہب کی صداقت کا جواب دیتے تھے۔ تو ایک وکیل صاحب جو آریہ سماج کا پریذیڈنٹ بھی تھا۔ پادری صاحب سے کہنے لگے کہ آسان لفظوں میں جواب دیں۔ تو پادری صاحب نے کہا کہ جہاں تک ہو سکتا ہے آسان الفاظ لوگوں کے فائدے کے لئے بولتا ہوں اور جو مشکل ہوتا ہے۔ اس کی تشریح کر دیتا ہوں۔ تو بھی یہ آپ نے مجبور کیا کہ ایسی بولی بولی جائے۔ اور ایسے محاورے استعمال کئے جائیں۔ ہم تو سادی انجیل سنایا کرتے تھے۔ آپ لوگوں نے مذہب میں فلاسفہ اور منطق کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ ہی نے یہ علم استعمال کرنے کے لئے ہم کو مجبور کیا۔ اب پھر ہم کو اتنا اور سادگی کی طرف بیٹھے ہو۔ غرضیکہ ہر ایک سوال اور اعتراض کا جواب درست مکمل اور مفصل دیا گیا اور خداوند کے نام کو بہت عزت اور جلال ہوا۔

احمدیوں کو شکست

نمبر ۲

نپسرور کے جلسہ میں جب پادری جوالا سنگھ صاحب نے گناہ کی ماہیت اور نجات مسیح سے ہے۔ پر لکچر دیا تو احمدی صاحب بھی اعتراض کرنے آئے۔ اپنی عزت بیکر گھر چلے جاتے تو اچھا تھا۔ جب کہ وہ کل سوال میں آریوں سے شکست کھا آئے تھے تو اب اُن کو یہاں پیش ہونا مناسب نہ تھا خیر آگئے اور شکست کھائی۔ پادری صاحب نے اپنے لکچر میں ذکر کیا تھا کہ خدا اور مسیح کی عزت اور روحانی مرتبہ اور فضیلت کا بیان قرآن میں بھی پایا جاتا ہے۔ جب احمدیوں نے اس بات سے انکار کیا تو پادری صاحب نے انہیں سے قرآن سے کہ وہ بیان نکال دکھلایا۔ جلسہ بے شمار تھی۔ اب احمدیوں کی جگہ دوسرا کون شرم اٹھائے پھر احمدی کہنے لگے۔ کہ یہ فضیلت اوروں کے لئے بھی ہے۔ پادری صاحب نے کہا کہ ہو یا نہ ہو۔ اس سے ہمارا کچھ مطلب نہیں۔ اور نہ ہمارا دعوے ہے کہ اوروں کے لئے نہیں۔ جو ہمارا دعوے ہے آپ نے انکار کیا اور ہم نے نکال دکھلایا۔ پھر ایک اور اعتراض کہ اگر مسیح خدا تھا تو اس نے خدا کے برابر کیوں کوئی نیا زمین اور آسمان سورج چاند نہیں بنایا۔ پادری صاحب نے کہا کہ موجودہ زمین آسمان وغیرہ کی اشیا کی موجودگی ہیں

کوئی کمی نہیں کرو اور بنائے جائیں۔ فضول کام کرنا فضول ہی ہو پر تو بھی خداوند مسیح جب ان پر حکومت اور اختیار رکھتا تھا تو معلوم ہوا کہ وہ اُن کا مالک تھا۔ مثلاً جب وہ کہتا ہے کہ فلاں درخت سوکھ جاؤ تو سوکھ جاتا ہے۔ جب وہ فلاں آدمی کو کہتا ہے کہ زندہ ہو جا تو زندہ ہو جاتا ہے۔ اور بیماروں کو اپنے کلمہ کی قدرت سے تندرست کر دیتا ہے تو معلوم ہوا کہ موت اور زندگی ہوا اور پانی سب کچھ اسی کے اختیار میں ہے۔ اور وہ ان پر حکومت کرتا ہے۔ اور وہ اُنکا خُدا ہے۔ ایک اور اعتراض کہ اگر مسیح خدا تھا تو کیوں لوگوں کے کہنے کے موافق کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اُتر آ۔ اتر نہیں آیا اور اُتر نہ سکا؟ جواب کیا یہ بہتر ہے کہ مسیح صلیب پر سے اُتر آیا صلیب اور اس کے تختوں سے اُتر آیا اور نکل آیا یعنے مسیح صلیب پر مر گیا اور قبر میں رکھا گیا۔ قبر پر پتھر رکھا گیا۔ اور پتھر پر مہریں لگائی گئیں۔ اور پہرا بٹھایا گیا اور خداوند قبر میں سے زندہ تیسرے دن ہو گیا۔ اور وہ اپنے زندہ ہونے سے خدا کا بیٹا ثابت ہُوا۔ اسی طریقہ سے مسیح نے نجات کے کام کو اپنی قربانی سے پورا کر کے لوگوں کے سوال کو بھی زندہ ہو کر ثابت کر دیا۔

مسلمانوں کو شکست

نمبر ۳

اس میں تو مسیحیوں کو کھڑی مالی اُٹھانی پڑی۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی مسیحیوں کے جلسہ میں پسرور مسیحیوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے تشریف نہیں لائے۔ اگر آتے تو چار ہاتھ ضرور ہو جاتے تھے۔ اور ہوتے بھی ضرور مزے دار۔ سبھوں نے سمجھ لیا کہ مولوی صاحب نے پادری جوالا سنگھ صاحب کی تقریر جب کا اس ورس دیکھی تو پردے چلے گئے بیٹھے جڑ تو ۲ اور ۵ یا ۳ کا مقابلہ تھا۔ یہ قدرے برابر کا مقابلہ تھا۔

باقی آئندہ

روح القدس کی تلڑی ڈوری

روح القدس کی بھرپوری کا راز

جسم کی مزاحمت کے رو سے۔ ہم کو یہ یقین کرنا کچھ مشکل نہیں کہ خودی کی زندگی ہمارے اسی قدم کے پورے زور سے مخالفت کرتی ہے جسکو ہم روح القدس کی ہدایت سے اُٹھاتے ہیں۔ وہ جگہ جہاں جسم بڑی سختی اور زور سے مقابلہ کرتا ہے یہی ہے جہاں روح ہم کو پہونچانا چاہتی ہے اور تمام موقعوں سے بڑھکر وہ موقعہ یہی ہے کہ ہم سوچ سمجھ کر ارادہ کرتے ہیں کہ ہم اپنے تئیں خدا کے سپرد کر دیں۔ خودی کی زندگی جو ہماری دشمن ہے بڑے زور شور سے ہمارے اس فیصلہ کی مخالفت کرتی ہے۔ ہم جلسوں میں ہادی کا کام کریں۔ اقرار ناموں پر دستخط کر دیں کلیسیا میں بڑے بڑے عہدے حاصل کریں اور اپنے تمام مال میں سے آدھا خیرات کر دیں۔ بلکہ اور بہت کچھ کریں۔ مگر خودی کی زندگی ایسے زور شور سے کسی بات کی مخالفت نہیں کرتی جیسے زور شور سے ہمارے اپنی زندگی کو خدا کے سپرد کر دینے کے لئے تیار ہونے کی مخالفت کرتی ہے۔ کیا کسی شخص کو اس میں شبہ ہو سکتا ہے کہ خود مرضی جسم کا مضبوط قلعہ ہے اور اپنے تئیں خدا کے سپرد کر دینے کا فعل اُس قلعہ کو ڈھا دینا ہے اور یہی ایک ایسا فعل ہے کہ جس کی روح بہت خواہشمند ہے۔ اور جسم سختی سے مخالفت کرتا ہے؟ جب حال یہ ہے تو کیا ہر ایک مرد یا عورت کو اس بات کی کوشش نہیں کرنی چاہئے کہ وہ اپنے تئیں خدا کے حوالے کر دے۔ وہ خدا سے کہیں کہ "اے خداوند میں اپنی تمام چیزیں۔ ارادے۔ خواہشیں اور اُمیدیں ترک کر دیتا ہوں۔ اور اپنی زندگی کے لئے تیری مرضی کو قبول کرتا ہوں جو کچھ تو چاہتا ہے لے لے اور جو کچھ مجھ پر لانا چاہتا ہے لا۔ جہاں مجھے لے جانا چاہتا ہے لے جا اور جو کچھ تو چاہتا ہے کہ میں تیرے سپرد کر دوں مجھے دکھلا۔ دیکھیں تیار ہوں کہ تیری مرضی بجا لاؤں"۔ جب کوئی مرد یا عورت دل سے اس قسم کی دعا مانگتا ہے تو اُسی وقت جسم کی طاقتیں اس کے اس فیصلہ پر حملہ کرتیں اور بڑے زور شور سے اُس کی مخالفت کر کے نہ صرف اپنی سخت دشمنی کا اظہار کرتیں۔ بلکہ جان توڑ کر لڑائی کرتیں ہیں! آہ کیسی لڑائی بلکہ کیسی سخت دشمنی ہے کیسی سخت کشمکش ہوتی ہے۔ گویا روح پر ایک قسم کی موت کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے تکبر اور تعریف کی خواہش کی طرف سے کیسے زور سے مخالفت کی جاتی ہے۔ اور اس قسم کی قربانیوں کی صورت سامنے لائی جاتی ہے۔ جو پہلے کبھی خواب و خیال میں بھی نہیں آئیں۔ کس طرح کانپتی ہوئی روح کو پلیٹ مشن فیلڈ اور وہ بت جو کسی وقت مغلوب کئے گئے تھے۔ اور وہ تمام کام اور پیشے جو خدا کے حوالہ کئے گئے تھے ایک ایک کر کے سافرن سجادوں کی کالی گھٹاؤں کی اننہ گھیر لیتے ہیں۔ اور وہ دن جب کہ خدا کے کسی فرزند نے اپنی مرضی کو خدا کے حوالہ کرنے کا ارادہ کیا ہے وہ بہتر کبھی نہیں پہونچتا کہ خدا کا فرزند یہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ جاتا ہے کہ اُس کی مرضی خدا کی مرضی کو پورا کرنا نہیں چاہتی۔ اور وہ یہ معلوم کر کے شرمندہ اور نادم ہوتا ہے۔ کہ کس طرح اُس کی خودی کی زندگی پوری کوشش کر رہی ہے۔ کہ اس کو اس جگہ سے نکال دے۔ جہاں وہ اب کھڑا ہے۔ جس طرح کوئی چڑیا اپنے جنگل وہ ذاک جس میں اور پروں کے پھڑپھڑانے سے فوراً جان لیتی ہو کہ کسی کا ہاتھ اُس کے گھونسلے کے نزدیک پہونچ گیا ہے۔ اسی طرح جب خودی ہمارے اپنے تئیں خدا کے حوالہ کرنے کی ایسی سختی اور زور سے مخالفت کرتی ہے۔ تو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہمارے اس فعل سے خودی کی زندگی اس خطرے میں ہے۔ کہ خدا کے زبردست ہاتھ سے پست کی جاوے اور تخت سے اُتاری جاوے اب خدا کے فرزند کیا جسم کے اسباب کی مخالفت کرنے اور اس سے سخت دشمنی کرنے سے ثابت نہیں ہوتا کہ اُس کا قلعہ توڑا گیا اور اس کا بھید فاش کیا گیا ہے۔ اور سب سے بڑی بات جس کی وہ مخالفت کرتا ہے۔ وہی ہے جس کو خدا ہم سے کروانا چاہتا ہے۔ یعنے یہ کہ ہم اپنے تئیں خدا کے حوالہ کریں۔ کیا ہم نے اپنے حوالہ کیا ہے؟

باقی دارد

مضامین

خیال اور صحت

گزشتہ سے پیوستہ

معمولی کتے کے ڈر اور غصہ کی وجہ سے کئی ایک لوگوں کو کاٹ کھاتے ہیں۔ وہ پاگل نہیں ہوتے۔ لیکن چونکہ لوگوں کو یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ کتا پاگل ہے۔ اس لئے مرض ہائیڈروفوبیا ان میں پیدا ہو جاتا ہے اور وہ مر جاتے ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا کہ نوجوان فوجی افسر نے اپنے متعلق ایک مشہور ڈاکٹر سے مشورہ کیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ میں بعد میں اپنی رائے لکھ کر بھیج دونگا۔ فوجی افسر کے پاس شام کو ڈاکٹر کی طرف سے ایک چٹھی پہونچی جس میں تحریر تھا کہ تمہارا دایاں پھیپھڑا بالکل خراب ہو گیا ہو اور دل سخت کمزور ہے۔ تمہیں اپنے کاروبار کو جلد سمیٹ لینا چاہئے یہ ممکن ہے کہ تم چند ہفتوں تک اور زندہ رہو۔ لیکن جہاں تک ہو سکے ضروری باتوں کا انتظام جلد کر دینا مناسب ہو۔ جب یہ چٹھی اس نوجوان افسر کے پاس پہونچی تو وہ ہکا بکا رہ گیا۔ اور موت آنکھوں کے سامنے پھرتی ہوئی دکھائی دینے لگی۔ دم کے دم میں اُس کی حالت ایسی بگڑ گئی کہ وہ چارپائی پر لیٹ گیا۔ اندرونی اعضا میں سخت چپک محسوس ہونے لگی۔ تمام رات ہائے ہائے کرکے گذاری صبح ہوتے ہی ڈاکٹر کو بلا بھیجا۔ ڈاکٹر نے دیکھتے ہی کہا ہیں یہ بات کیا ہے؟ کل تو میں تمہیں صحیح سلامت چھوڑ گیا تھا۔ اُس نے کہا کہ میرا دل بہت کمزور ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا ہرگز نہیں دل میں کچھ نقص نہیں ہے۔ مریض بولا میرا ایک پھیپھڑا بالکل خراب ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر بولا کیا تم دیوانے ہو گئے ہو۔ تمہارے دونوں پھیپھڑے بالکل ٹھیک ہیں۔

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

مصنفہ جناب منشی الائس واس صاحب رہسا بریلوی

مسیح شاہ مردوں کی غلامی میں جو شامل ہے
بھلا پھر سامنے اس کے کوئی مشکل بھی مشکل ہو۔

خیال خوف عصیاں نے وہ ڈالی دل میں ہلچل ہے
کہ تھر تھر کانپتا ہوں میں لرزتا خوف سے دل ہو

بچھایا فرش آنکھوں کا چلے آؤ میرے گھر میں
تمہارے پاؤں کی جو کی ملا دل ہے مرا دل ہو

خدا نے انبیاؤں سے کہا کیا پوچھتے ہو تم۔
جنہیں بندے خدا کے مسیحوں کی محفل ہو

یہ جب تک روح ہے تن میں نہ پوچھو کیا ہے کیا کچھ ہے۔
نکل جب یہ گئی تن سے تو باقی کیا ہا گل ہے۔

جنہیں تو دیگا جنت اے مسیحا اپنی رحمت سے
رہسائے خستہ جاں تیرا اسی محفل میں شامل ہے۔

انتخاب الاخبار

بلغاریوں کو کسی بھی پیشہ سے عار نہیں

بلگیریا نے ایڈریانوپل فتح کرکے ساری دنیا کو اپنا مداح بنالیا ہے۔ اس وقت اس بات پر دچار ہو رہا ہے۔ کہ بلغاریوں کی کامیابی کا راز کیا ہے۔ بتلایا گیا ہے کہ اُن کی ترقی کا راز اس میں ہے۔ کہ انہیں کسی بھی پیشہ سے عار نہیں۔ ایک انگریز مسٹر ایگزنڈر۔ پاول اسی جو بلغاریہ میں سفر کرتا رہا ہے۔ امریکہ کے ریویو آف ریویوز میں اپنے خیالات ظاہر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

کسی شخص نے کہا ہے کہ بلغر لوگ نہایت عملی ہیں۔ اسی طرح میں کہتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ہی غیر مطمئن رہتے ہیں۔ جو کچھ اُن کے پاس ہے اس سے وہ کبھی سنتشٹ نہیں ہوتے۔ بلکہ کسی اور چیز کے لئے اپنا ہاتھ پھیلائے رہتے ہیں۔ وہ نہایت ہی خشک طبیعت کے ہیں اور دوستیوں کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن اس کے لئے وہ عذر پیش کرتے ہیں کہ وہ پانچسو سال تک ترکوں کے ماتحت رہے ہیں۔

بلغر لوگ جنوب مشرق یورپ کی تمام قوموں میں سب سے زیادہ محنتی ہیں لڑکیوں نہ پچھلی دفعہ جب میں بلغاریہ میں گیا تو ایک خوبصورت نوجوان نے جس کے بوٹ کو پالش کرنے کی دوکان ہے میں اکثر جایا کرتا تھا۔ مجھ سے دریافت کیا کہ کیا میں آپ کو ایک تعارف کی چٹھی اپنے چچا کے نام دیدوں جو کہ صوفیہ میں کسی قدر حیثیت کا آدمی ہے؟

کچھ ہفتہ بعد جب میں صوفیہ کے ایک ہوٹل میں اپنا اسباب کھول رہا تھا تو وہ چٹھی میری نظر پڑی۔ صوفیہ ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس لئے یہاں سب اشخاص ایک دوسرے سے واقف ہیں۔ پس جب میں ایک دن ہوٹل سے باہر جا رہا تھا تو میں نے وہ چٹھی ہوٹل کے ایک ملازم کو دکھلائی اور اُس سے پوچھا

گر کیا تم نے اس شخص کا نام کبھی سنا ہے۔ وہ بڑی حیرانی سے بولا۔ جناب کیا میں نے اس کا نام کبھی نہیں سنا؟ وہ تو جاپان کا وزیر اعظم ہے۔ جب میں نے وہ چٹھی وزیر اعظم کے پیش کی تو اس نے نہایت دلچسپی سے اپنے بھتیجے کے حالات دریافت کئے اور وہ کوئی شرم محسوس نہیں کرتا تھا۔ کہ اس کے بھتیجے نے بوٹوں کو روغن کرنے کا کام اختیار کیا ہے۔ پرکاش۔

دہلی کے مشن کالج کی ترقی

دہلی کے بھارت کی راجدھانی بنتے ہی دہلی کے مشن کالج کے ادھکاریوں کو اس کو وسیع پیمانہ پر چلانے کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ اس کے پرنسپل مسٹر رودرا اور ایک پروفیسر انگلستان تشریف لیگئے جہاں کہ اس کالج کے مالکان رہتے ہیں۔ ان سے انہوں نے تیس لاکھ کے قریب خرچ منظور کرالیا۔ واپس آکر انہوں نے گورنمنٹ پر اپنا عندیہ ظاہر کیا۔ اور اس درخواست کی کہ وہ کالج کو جہاں معقول مالی امداد دے۔ وہاں نئی دہلی میں زمین دے چنانچہ گورنمنٹ نے ہر پرکار کی سہایتا دینے کا اقرار کیا۔ اس امر کا اظہار مسٹر ہیلی چیف کمشنر دہلی نے مشن کالج کے کامیاب طلباء کو انعام تقسیم کرتے ہوئے کیا آپ نے فرمایا۔

کالج کے ادھکاری چاہتے ہیں۔ کہ اس کو اعلےٰ پیمانہ پر چلائیں اور اسے نئی دہلی میں لے جائیں۔ اس لئے ایک اعلیٰ ستھان کھیلنے کے لئے گراؤنڈ اور وسیع عمارت کی ضرورت تھی۔ کالج کے ادھکاریوں نے گورنمنٹ سے درخواست کی اور گورنمنٹ نے نہایت تپاک سے اس درخواست کو منظور کیا نئی دہلی میں کئی ایکڑ زمین دیگئی ہے جو ان کی تمام ضروریات کے لئے کافی ہے۔ اس کے اخراجات کے لئے بھی گورنمنٹ نے معقول امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ ایک لاکھ روپیہ کا چک دے بھی دیا گیا ہے۔

پرکاش۔

بمبئی کے طبی مشن کا شیرازہ بکھر گیا

ہندوستان سے جو طبی مشن ترکی مجروحین کی تیمارداری اور مرہم پٹی کرنے کے لئے ٹرکی کو گئے ہیں۔ ان کی نسبت بجائے اس کے کہ وہ اپنے حسن کارکردگی کی رپورٹیں بھیجکر مسلمانان ہند کا دل ٹھنڈا کرتے یہ معلوم کرنا افسوسناک ہے کہ انجمن ضیاء الاسلام بمبئی کے فرستادہ طبی وفد کے اراکین جنکے سربراہ ڈاکٹر سہروردی صاحب بیرسٹر ہیں۔ قسطنطنیہ میں اپنے ذاتی اور خانگی جھگڑوں کے طے کرنے میں مصروف ہیں اور باوجود ڈاکٹر انصاری و فیضی صاحبان کی فہمائش کے باہمی جھگڑے و فساد چھوڑ کر کوئی کام کرتے نظر نہیں آتے۔ انجمن ہلال احمر عثمانی کے اراکین بھی انہیں سمجھا چکے ہیں۔ مگر ان پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ افسوس۔

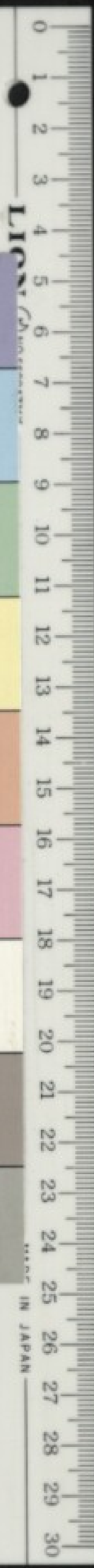
میونسپل گزٹ

ہندو مذہب کی ڈکشنری

پال گوشش

ناظرین آپ ہم آپکو ایک نئی کتاب کا مژدہ سناتے ہیں جسکی نظیر اردو زبان میں خود ہی ہے اس کا نام پال گوشش ہے جس میں ہندو مذہب کے متعلق تواریخی مذہبی فلسفیانہ افسانوی اور دیگر ہندو علوم کا ذخیرہ اور کافی ذخیرہ ڈکشنری یا لغت کے طور پر مفصل درج ہے۔ یہ سب ایسے طور پر بیان کئے گئے ہیں کہ ہندوؤں کی بہت سی کتابیں خریدنے اور انکے مطالعہ کرنے کی محنت اور مشقت اٹھانی نہ پڑے گی ہر ایک امر پر محققانہ اور سادہ بحث کی گئی ہے۔ مگر ہر قسم کے مباحثانہ طرز اور نیت سے قطعی اور دانستہ احتراز کیا گیا ہے۔ اور جو بات ہے مذہب کے خلاف نظر آئی اس پر کسی قسم کی مخالفانہ چوٹ نہیں لگائی ہے صرف ہر امر میں واقفیت بہم پہونچانا اپنا فرض سمجھا گیا ہے۔ اور بس۔ غرضیکہ اس کتاب کو ہر طرح سے دلچسپ اور مفید بنانے کی کوشش کیگئی ہے۔ یہ کتاب ۲۹×۲۲ کے کم از کم آٹھ سو صفحوں کی دو جلدوں میں طبع ہوگی۔ سہولیت اشاعت اور خریداری کی نظر سے کم از کم سو صفحہ ماہواری کے رسالہ کی صورت میں شائع ہوگی جس کی قیمت معہ محصول ڈاک مبلغ ۱۲ روپیہ ماہانہ ہوگی جو ہر خریدار سے ہر مہینے یا بذریعہ وی۔ پی وصول کیجائے گی۔ پانسو درخواستیں آنے پر کتاب طبع ہونی شروع ہوجائیگی واعظین ہر مذہب کے لئے خصوصاً اور عام شائقین کے لئے عموماً مفید ہوگی

المشتہر پادری پی کیول سنگھ امریکن مشن ریاست ایٹہ



حالات جاپان اُردو	۳ر۸
شریف بیبیاں	۳ر۹ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ر۶ر گورمکھی	۲ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	عہ
بچوں کی پرورش	۱ر
لیبوریٹری ہینجھٹ	۱ر
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو	۶ر
دو سوال (ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی)	۳ر
سورج پرکاش ۴ر ۶ر مجلد ۱۲ر	۱ر
ملکہ آستر کا احوال با تصویر ولایتی	۶ر
ملکہ روت کا احوال "	۶ر
موسیٰ کا احوال "	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	۱ر
اصلاح تمدن	۵
اصلاح زراعت	۱ر
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتاپرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
تیرتھ	۶ پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
راجپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر و	۶ر
دولت لازوال اُردو ۳ر - ۵ر -	۸ر
" رومن اُردو	۸ر
عزت بیمثال اُردو ۳ر - ۵ر -	۸ر
" رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر
شادی کی بابت خیالات	۱ر
سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	۳ پائی
دعوتِ اسلام	۶ پائی
مسیح کا نمونہ	۸ر

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقائق	۸ر
بے گناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسمار الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمد	۳ پائی
نماز	۳ پائی
قرآن	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
یسوع مسیح	۳ پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو مجلد	۶ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر اے ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۲ر

پتہ۔ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری
صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

کلورڈ ڈاین

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد۔ مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک دو خوراک سے جاتا ہے۔ اسہال۔ اون کے رت پیچش کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہے دیگر قیمتی کلوروڈاین کے برابر ہے اور قیمت ارزاں ہے قیمت ہر شیشی محصولڈاک ۵ ر ۱۲ شیشی للعہ محصول ۱ ر

پین ہیلر

اندرونی درد و پیٹ مروڑ اس سے دور ہوتی ہے۔ اندرونی۔ بیرونی درد و موچ۔ چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب جوڑوں میں یا گانٹھوں میں ریاح یا سردی سے۔ کمر کو لہا پنجر گردن وغیرہ میں یا جیسا درد ہو اسکے مالش سے جاتا ہے ڈاڑھ مسوڑہ کی درد کو بھی فائدہ کرتا ہے قیمت ۱۲ ر شیشی ڈاک محصول ۵ ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵-۹۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

ہندوستانی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۶۱ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۶۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس اردو انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اردو میں چھپکر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں قیمت عہ ر دعا +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی بنار رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں ہوتے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر (۱۹۱۲ء کے) ہر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری اے۔ ایم ویری۔ ڈی۔ ڈی۔ آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہیے

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ... [illegible]
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ... [illegible]
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ... [illegible]
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ... [illegible]

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مہ
چوتھائی کالم	صہ	مہ	للعہ
نصف کالم	مہ	للعہ	صہ ۲۵
پورا کالم	للعہ ۱۲	صہ ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۴۰	سہ	ماہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط وکتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار بھیجتے ہیں کم از کم ایک مضمون نہ لگے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط سفر و نشر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے ہر مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر +

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونل وکیر مو وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ سے صہ کرونل لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

(پادری جے۔ وی ہیروز صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام داکلی برادرز چھپا)